مذہبی کیونکر ہو سکتی ہے ثانیاً اگر بالفرض یہ دست اندازی مذہبی ہو تو جس حالت میں اس
دست اندازی میں سیاست و انتظام و امن ملک مقصود ہے تو یہ دست اندازی منصب
گورنمنٹ سے مخالف نہیں ہے۔ بہت ایسے مذہبی امور ہیں جن میں گورنمنٹ سیاست
و انتظام و پولیٹیکل اصول کی نظر سے دست اندازی کرتی ہے۔ پھر ان مناظرات بیجا میں
جو امن و انتظام میں خلل انداز ہیں دست اندازی گورنمنٹ کے منصب سے کیوں بعید ہے۔
دور کیوں جاؤ ان ہی مناظرات و مذہبی منازعات کو دیکھ لو۔ گورنمنٹ انہیں بعید
الوقت [illegible] ایسا کو انکے نتائج سے مشکلات پیش آتی ہیں پرائیویٹ اور پبلک دونوں
[illegible] ہے اور ان مشکلات کے دور کرنے میں انواع تکالیف اٹھائی۔ چنانچہ ملتان
کا واقعہ تکرار ہنود و مسلمانان جو ابھی گذرا ہے اور جو اس میں صاحب ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو مشکلات
پیش آئی ہیں ناظرین اخبارات پر مخفی نہیں ہے ایسا ہی مراد آباد کے منازعات
اہل اسلام و ہنود کو بھی بہت عرصہ نہیں گذرا۔ آرہ ضلع شاہ آباد میں جو
موحدین اور حنفیہ کے تکرار سے نتیجہ ظاہر ہوا جس پر ملک کے حاکم نے طلبی فوج کی بھی
کمپنی دانا پور میں تار دیا جس کا ذکر ہم نے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ میں کیا
ہے۔ وہ بھی واقفین ملکی حالات پر مخفی نہیں ہے۔ تو اس سے یہی بہتر ہے کہ گورنمنٹ
ان مفاسد کو قبل از وقوع روکے اور اپنے آپکو اور ملک کو ان مشکلات سے بچاوے۔ اور اگر چہ
کو چوری کے وسائل بہم پہنچاتے ہوئے۔ اور دو شخصوں کو باہم لڑائی کا سامان کرتے
ہوئے نہ پکڑنا چوری اور لڑائی کے واقع ہو جانیکے بعد ہی مواخذہ کرنا اصول سلطنت
میں داخل ہے تو گورنمنٹ کو ان مناظرات میں دخل دینے کا اختیار ہے۔ ہم نے جو اپنے
خیال میں ملک و مذہب و قوم کے حق میں بہتر سمجھا بنظر خیر خواہی عرض کر دیا آیندہ مصالح
و مفاسد ملک و سلطنت کو گورنمنٹ بہتر جانتی ہے۔ امور مملکت و ملک خسروان دانند۔

تسکین۔ نمبر ۲ (جس میں اہل نیچر کا جواب بالخصوص خطاب ہے) عنقریب نکلنے والا ہے ناظرین منتظر
رہیں۔ اور دعا کریں کہ مہتمم و کارندے پھر بیمار نہ ہو جاویں۔